https://farid.ps/articles/the_deir_yassin_massacre_terror_as_the_cornerstone_of_the_zionis

دیر یاسین کا قتل عام: صیہونی ریاست کی بنیاد کے طور پر دہشت گردی

9 اپریل 1948 کی صبح، یروشلم کے مغرب میں واقع فلسطینی گاؤں دیر یاسین ایک ایسی ہولناکی سے بیدار ہوا جو بے نام سائے نہیں بلکہ ان مردوں نے ترتیب دی تھی جن کے نام بعد میں ایک ریاست کے بنیادی ڈھانچے میں کندہ کیے گئے۔ ارگون اور لیہی، دو صیہونی نیم فوجی گروہوں نے ایک ایسی حملہ کیا جو کئی گھنٹوں تک جاری رہا لیکن اس نے ایسی زخم چھوڑے جنہیں وقت نے ٹھیک کرنے کی اجازت نہیں دی۔ کم از کم 107 شہری مارے گئے—ان میں سے بہت سی خواتین، بچے اور بوڑھے تھے۔ لیکن ایک ایسی قتل عام میں جو وحشت سے متعین ہے، ایک کہانی ایسی ہے جو کبھی نہ بند ہونے والے زخم کی طرح نمایاں ہے۔

عبدالرؤف الشریف صرف ایک بچہ تھا۔ اس کے والد، حامد، گاؤں میں ایک بیکری چلاتے تھے۔ جب حملہ آور آئے، انہوں نے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے بیٹے کو مشترکہ تنور میں پھینک دیں۔ جب اس نے انکار کیا تو اسے بے ہوش ہونے تک مارا گیا۔ پھر انہوں نے لڑکے کو لے جا کر اس کے گھر کے جلتے ہوئے ملبے کے سامنے زندہ جلا دیا۔

یہ کوئی افواہ یا لوک داستان نہیں ہے۔ فلسطینی مورخین اور بین الاقوامی مبصرین کی جمع کردہ زندہ بچ جانے والوں کی شہادتوں سے اس واقعے کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ تاریخی ریکارڈ کا معاملہ ہے، جو ثبوتوں کی کمی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے دبا دیا گیا کہ یہ کیا ظاہر کرتا ہے: کہ اسرائیلی ریاست کا قیام صرف تشدد کے ساتھ نہیں ہوا بلکہ اس کے ذریعے تصور کیا گیا تھا۔ اور عبدالرؤف کے ساتھ جو کیا گیا وہ اتفاقیہ نہیں تھا—یہ **دہشت گردی** تھی، ہر قانونی، اخلاقی اور انسانی معیار کے مطابق۔

دہشت گردی، قانونی طور پر متعین

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی قرارداد 49/60 (1994) کے مطابق، دہشت گردی کی تعریف یوں کی گئی ہے:

> ”وہ مجرمانہ اعمال جو عوام الناس میں خوف و ہراس کی حالت پیدا کرنے کے ارادے سے یا اس کا حساب لگا کر کیے جاتے ہیں... سیاسی مقاصد کے لیے۔“

یورپی یونین کے دہشت گردی کے خلاف لڑائی کے فریم ورک فیصلے (2002) میں اس کی بازگشت ہے، دہشت گردی کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ یہ وہ اعمال ہیں جو اس مقصد سے کیے جاتے ہیں:

> "عوام کو شدید طور پر ڈرانے، کسی حکومت کو ناجائز طور پر مجبور کرنے... یا کسی ملک کے بنیادی سیاسی، آئینی، اقتصادی یا سماجی ڈھانچوں کو شدید طور پر غیر مستحکم یا تباہ کرنے کے لیے۔"

ان معیارات کے مطابق، ارگون اور لیہی کے اقدامات—خاص طور پر دیر یاسین میں—فوجی کارروائیاں نہیں تھیں۔ یہ مسلح برابر کے درمیان تصادم نہیں تھے۔ یہ دہشت گردی کے مجرمانہ اعمال تھے، جن کا مقصد ڈرانا، غیر مستحکم کرنا، اور شہری آبادی کو زبردستی ہٹانا تھا تاکہ اس کے کھنڈروں پر ایک ریاست قائم کی جا سکے۔

شہریوں کو نشانہ بنانا، نفسیاتی جنگ کا استعمال، اور فلسطینیوں میں بڑے پیمانے پر نقل مکانی کو ابھارنے کا ارادہ—یہ سب جان بوجھ کر، منظم، اور نظریاتی طور پر چلائے گئے تھے۔ اور اس طرح، وہ **عالمی روایتی قانون کے تحت دہشت گردی کے تمام قانونی معیارات** کو پورا کرتے ہیں، بشمول **روم اسٹیٹیٹ آف انٹرنیشنل کرمنل کورٹ** میں بیان کردہ، جو شہری آبادی کے خلاف جان بوجھ کر کیے گئے اقدامات کو **انسانیت کے خلاف جرائم** اور **جنگی جرائم** کے طور پر مجرم قرار دیتا ہے۔

دنیا کی خاموشی

اگر عبدالرؤف الشریف اسرائیلی، یورپی، یا امریکی بچہ ہوتا، تو اس کی موت نے دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہوتا۔ یہ سرخیاں بنتیں۔ سیاسی رہنما پریس کانفرنسوں پر روتے۔ مذمتیں فوری ہوتیں، پابندیوں کی دھمکی دی جاتی، اور مرتکبین کا تعاقب کیا جاتا۔

لیکن عبدالرؤف فلسطینی تھا۔ اس کے گاؤں کا کوئی سفارتخانہ، کوئی لابی، کوئی ریاست نہیں تھی۔ اس کے والد کی بیکری کے تنوروں کی کوئی عالمی سامعین نہیں تھے۔ دنیا نے اس کی موت کو خاموشی سے قبول کیا—ایک ایسی خاموشی جو آج تک گونجتی ہے۔ ہمدردی کی عدم توازن صرف ایک جذباتی ناکامی نہیں ہے؛ یہ ایک عالمی نظام کے خلاف اخلاقی الزام ہے جو معصوموں کو ان میں تقسیم کرتا ہے جن کی زندگیاں اہم ہیں اور جن کی موتوں کو ضمنی نقصان کے طور پر معاف کیا جا سکتا ہے۔

ڈیزائن کردہ دہشت گردی: ارگون، لیہی، اور ریاستیت کا خاکہ

دیر یاسین کا قتل عام کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں تھا۔ یہ وسیع تر حملوں کے ایک نمونے کا حصہ تھا جو مشترکہ حکمت عملیوں کا اشتراک کرتے تھے: شہری مراکز پر حملہ کرنا، بازاروں میں بم نصب کرنا، بوڑھوں اور جوانوں کو نشانہ بنانا، اور انتہائی تشدد کا

استعمال نہ صرف لڑائیاں جیتنے کے لیے بلکہ **عوام کو خوفزدہ کرکے بھاگنے پر مجبور کرنے کے لیے۔**

- **کنگ ڈیوڈ ہوٹل بم دھماکہ** (22 جولائی 1946): یروشلم میں برطانوی انتظامی ہیڈکوارٹر میں دھماکے سے 91 افراد ہلاک۔
- **دمشق گیٹ بم دھماکہ** (30 دسمبر 1947): ایک ہجوم والے بازار میں رکھے گئے بیرل بم سے 13 عرب ہلاک، درجنوں زخمی۔
- **برطانوی سارجنٹس کلفورڈ مارٹن اور میروین پیس کی پھانسی** (جولائی 1947): اغوا کیا گیا، پھانسی دی گئی، اور دھماکہ خیز مواد سے بم بنایا گیا۔
- **ویآنا میں ہوٹل ساشر بم دھماکہ** (4 اگست 1947): برطانوی اہداف پر بیرون ملک حملہ، اس بات کا ثبوت کہ ارگون کی خواہشات فلسطین سے باہر تک پھیلی ہوئی تھیں۔

یہ ناامیدی کے اچانک اقدامات نہیں تھے۔ یہ **پہلے سے منصوبہ بند** جرائم تھے، جو خوف پیدا کرنے، حوصلہ توڑنے، اور سیاسی ہتھیار ڈالنے پر مجبور کرنے کے لیے انجام دیے گئے۔ اس وقت کی برطانوی حکومت نے ارگون کو دہشت گرد تنظیم کے طور پر درجہ بندی کیا اور اس کے رہنما ییناخم بیگن پر انعام رکھا۔ بیگن جعلی شناخت کے تحت روپوش رہا—آزادی کے جنگجو کے طور پر نہیں، بلکہ ایک مفرور کے طور پر۔

اور پھر بھی، صرف تین دہائیوں بعد، بیگن اسرائیل کے وزیراعظم کے طور پر کھڑا تھا۔ اسے نوبل امن انعام سے نوازا گیا۔ اس نے ہیروت پارٹی کی بنیاد رکھی جو آج اسرائیل کی حکمران پارٹی **لیکود** بن گئی۔ دیر یاسین سے نیتن یاہو تک کا سلسلہ علامتی نہیں ہے—یہ **براہ راست** اور **مسلسل** ہے، ایک سیاسی نسب جو خونریزی میں جڑا ہوا ہے اور اقتدار کے ذریعے معمول بنایا گیا ہے۔

آئنسٹائن کی تنبیہ

نازعہ کی تاریخ کے سب سے زیادہ اخلاقی طور پر گہرے مداخلتوں میں سے ایک میں، **البرٹ آئنسٹائن** نے **ہنا آرینٹ** اور **سڈنی ہک** جیسے مفکرین کے ساتھ مل کر **دی نیو یارک ٹائمز** (4 دسمبر 1948) کو ایک خط لکھا، جس میں ییناخم بیگن اور اس کی ہیروت پارٹی کی مذمت کی گئی۔ خط میں واضح طور پر ان کی نظریات اور حکمت عملی کا موازنہ **نازی** اور **فاشسٹ** نظاموں سے کیا گیا۔

> "دیر یاسین کا واقعہ ہیروت پارٹی کے کردار اور اقدامات کی مثال دیتا ہے... ایک ایسی سیاسی جماعت جو اپنی تنظیم، طریقوں، سیاسی فلسفے اور سماجی اپیل میں نازی اور فاشسٹ پارٹیوں سے قریب سے مماثل ہے۔"

آئنسٹائن، ایک یہودی اور ضمیر کے ساتھ صیہونی، نے تسلیم کیا کہ دہشت گردی پر بنایا گیا ایک ریاست یہودیوں کے لیے پناہ گاہ نہیں ہوگی، بلکہ ان پر لعنت ہوگی۔ اس کی تنبیہ پر توجہ نہیں دی گئی۔ دنیا نے ایک معجزاتی پیدائش کے وہم کو ایک پرتشدد پیدائش لی حقیقت پر ترجیح دی۔

ریاست کی بنیادیں

دیر یاسین کا قتل عام آزادی کی جنگ کا ایک المناک ضمنی اثر نہیں تھا۔ یہ **قوم سازی کا ایک جان بوجھ کر آلہ تھا، فلسطین کو** خالی کرنے کی ایک مربوط مہم کا حصہ تھا۔ ناکبا—وہ تباہی جس نے 700,000 سے زائد فلسطینیوں کو بے دخل کیا—خلا میں نہیں ہوئی۔ اسے قتل عام کے ذریعے تیار کیا گیا، بم دھماکوں سے تقویت دی گئی، اور دہشت گردی کے ذریعے حتمی شکل دی گئی۔

دہشت گردی اسرائیل کی پیدائش کے لیے اتفاقیہ نہیں تھی۔ **یہ بنیادی تھی۔**

ایک بچے کو اس کے والد کے تنور میں زندہ جلانا جنگ کا عمل نہیں ہے۔ یہ نسل کشی کے ارادے کا عمل ہے۔ اور جب ایسی حرکتیں نہ صرف برداشت کی جاتی ہیں بلکہ ریاستیت، قانونی حیثیت، اور بین الاقوامی خاموشی کے ساتھ نوازی جاتی ہیں، تو ہم نے نہ صرف انصاف کو ناکام بنایا ہے—ہم نے اسے الٹ دیا ہے۔

نتیجہ: مزاحمت کے طور پر یاد

آج کی دنیا تنازعہ کی ناقابل حل نوعیت پر ہاتھ ملتی ہے، گویا یہ قدیم نفرتوں یا مذہبی ہٹ دھرمی سے پیدا ہوئی ہو۔ لیکن جڑ یہاں ہے، دیر یاسین کی راکھ میں، عبدالرؤف کے قتل پر خاموشی میں، جب دہشت گردی طاقتوروں کی خدمت کرتی ہے تو اس کی معمول بنانے میں۔

عبدالرؤف کو یاد رکھنا ہمارے دور کی اخلاقی ڈھانچے کو چیلنج کرنا ہے۔ یہ کہنا ہے کہ فلسطینیوں کی جانیں ڈسپوزایبل نہیں ہیں۔ کہ جب فاتحین دہشت گردی کا استعمال کرتے ہیں تو وہ پھر بھی دہشت گردی ہے۔ کہ خاموشی، جب یہ طاقتوروں کی حفاظت کرتی ہے، تو وہ شراکت داری ہے۔

اور یہ آئنسٹائن کی التجا کی بازگشت ہے: **معصوموں کی ہڈیوں پر مستقبل نہ بنائیں۔**

انصاف سچائی سے شروع ہوتا ہے۔ اور سچائی یہ ہے: اسرائیل کی ریاست دہشت گردی میں پیدا ہوئی تھی۔ اور جب تک اس بنیاد کو تسلیم نہیں کیا جاتا، خونریزی جاری رہے گی — نہ تقدیر کی وجہ سے، بلکہ انکار کی وجہ سے۔